Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۰ محرم ۱۳۹۸ھ ۔ ۳۱ فتح ۱۳۵۶ ہش ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۹۲

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پچاسیویں ۸۵ بابرکت جلسہ سالانہ کے اہم اور ضروری کوائف

جلسہ میں شامل ہونیوالے مردوں اور خواتین کی مجموعی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب پہنچ گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مسجد مبارک میں نمازِ تہجد کی باجماعت ادائیگی اور درس القرآن کا اہتمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پچاسی واں بابرکت و مقدس جلسہ سالانہ جو کہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو مرکزِ سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوا ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب اور بابرکت رہا۔ شدید سردی اور سفر میں پیش آمدہ مشکلات کے باوجود پاکستان کے کونے کونے سے احباب معہ اہل و عیال بکثرت تشریف لائے۔ اسی طرح دُنیا کے دُور دراز ممالک سے بھی اسلام اور احمدیت کے پروانے دیوانہ وار اپنے مرکز میں کھنچے چلے آئے اور راستے کی مشکلات ان کے عزم اور جذبہ و اخلاص میں حائل نہ ہو سکیں۔ جلسہ کے مبارک ایام میں انہیں خاص طور پر دعائیں کرنے اور عبادات بجالانے کے مواقع میسر آئے۔ انہوں نے باہمی ملاقاتوں کے ذریعہ اسلامی اخوت و محبت کے تعلقات کو مستحکم کیا۔ مقبرہ بہشتی میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کے مزاروں پر دعائیں کرنے والوں کا ہر وقت تانتا بندھا رہا۔ غرض انہوں نے جلسہ سالانہ کے جملہ اغراض و مقاصد کو پورا کرنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی ہر ممکن کوشش کی اور اِس طرح روحانی اور آسمانی نعماء سے مالا مال ہونے کے بعد وہ واپس تشریف لے گئے۔

ذیل میں جلسہ سالانہ کے اہم اور ضروری کوائف مختصراً پیش کئے جاتے ہیں:۔

جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اِس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر بڑی کثرت سے احبابِ جماعت معہ اہل و عیال جلسہ میں شامل ہوئے اور اِس طرح ہمارا یہ مقدس جلسہ جو کہ قریباً ہر سال ہی جماعت کی بڑھتی ہوئی تدریجی ترقی کی علامت بن کر آتا ہے امسال بھی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کا ایک نشان ٹھہرا۔ زنانہ اور مردانہ دونوں جلسہ گاہیں اپنی تمام وسعتوں کے باوجود ناکافی نظر آ رہی تھیں۔ امسال جو احباب لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کھانا تناول فرماتے رہے ان کی تعداد اِس دفعہ ایک لاکھ کے لگ بھگ تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ سال ان کی تعداد اٹھتر ہزار آٹھ صد تھی۔ اِس تعداد میں ربوہ کے وہ ہزارہا احمدی اور باہر سے آنے والے وہ غیر از جماعت اصحاب شامل نہیں ہیں جو التزام کے ساتھ روزانہ جلسہ کی کارروائی سُنتے تھے مگر لنگرخانہ سے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ اگر ان سب کو شامل کر لیا جائے تو مردانہ اور زنانہ دونوں جلسہ گاہوں کی حاضری یقیناً ڈیڑھ لاکھ کے قریب تک پہنچ جاتی ہے، الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

نمازِ تہجد اور درس القرآن:۔ جلسہ کے مبارک ایام میں احبابِ جماعت بڑی کثرت کے ساتھ مسجد مبارک میں جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے حسبِ سابق امسال بھی مسجد مبارک میں نمازِ تہجد کی باجماعت ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ شدید سردی کے باوجود جلسہ کے ایام میں دُور و نزدیک سے ہزارہا احباب روزانہ سحری کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لے جاتے رہے اور وہاں پر بڑی رِقت اور سوز و گداز کے ساتھ اجتماعی دعائیں کرتے رہے۔ امسال مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نمازِ تہجد پڑھاتے رہے۔

نمازِ فجر کے بعد روزانہ نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام مسجد مبارک میں قرآن پاک کا درس ہوتا رہا۔ پہلے دن محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دوسرے روز محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اور تیسرے روز محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا ان کے علاوہ ربوہ کی قریباً (باقی صفحہ ۔ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ فتح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۳۰ فتح۔ جامع مسجد اقصیٰ میں آج نمازِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی روشنی میں بتایا کہ ہمیں اس ہستی پر توکّل کرنا چاہیئے جس پر کبھی موت وارد نہ ہو جو نہ صرف خود ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے بلکہ زندگی بخش بھی ہے اور تمام صفاتِ حسنہ سے متصف اور ہر ایک عیب سے منزّہ ہے۔

حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی غیر معمولی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جماعت نے اللہ تعالیٰ پر توکّل کیا جس کے نتیجہ میں بہت سی روکیں جو جلسہ کی کامیابی میں حائل تھیں اور بہت سی ایسی روکیں جن کا خطرہ تھا اللہ تعالیٰ نے ان سے جماعت کو محفوظ رکھا اور محض اپنے فضل سے اتنی بڑی تعداد میں محض خدا کی باتیں سُننے اور اپنے نفوس کی اصلاح کرنے کے لئے یہاں جمع ہونے کی توفیق بخشی۔ حضور نے بتایا کہ ہمارے اندازہ کے مطابق اِس دفعہ جلسہ میں شامل ہونے والی صرف مستورات کی تعداد ہی پچاس ہزار سے زیادہ تھی اور عام اندازہ یہ ہے کہ جلسہ میں بشمول احباب ربوہ شامل ہونے والوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب تک پہنچی ہوئی تھی، الحمد للہ۔

حضور نے فرمایا جب تعداد زیادہ ہو تو کسی قدر غفلت، سُستی، تکالیف اور کچھ شکایات کا بھی زیادہ احتمال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انہیں دُور کر سکتا ہے اور ان کے بد اثرات سے ہمیں بچا سکتا ہے جلسہ کے موقع پر ربوہ کے تعلیمی اداروں کے [illegible] جانے کے بعد سے مہمانوں کی رہائش کے لئے مکانیت کی کمی کا مسئلہ نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آ گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ ہم نئے مہمان خانے بھی بنا رہے ہیں اور ہر سال ربوہ میں دوست اپنے نئے مکانات بھی بناتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی مہمانوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور [illegible] (باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۱ فتح ۱۳۵۶ ہش
۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء

بین الاقوامی جماعت کا بین الاقوامی جلسہ

جماعت احمدیہ کا پچاسیواں جلسہ سالانہ خدائی وعدوں کے بموجب غیر معمولی برکتوں اور رحمتوں کے نزول اور خدائی نشانوں کے نئے اہم بالشان ظہور کا موجب ثابت ہو کر آئندہ سال اور بھی زیادہ شان کے ساتھ انعقاد پذیر ہونے کے لئے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ایک خدائی نشان جو ہر سال ہی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے امسال اس شان سے پورا ہوا کہ دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو ہو گئے۔ اس نشان کا تعلق ایک الہامی دعا، اس کی قبولیت کی بشارت اور اس کے پورا ہونے سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خود ہی ایک دعا سکھلائی اور پھر خود ہی آپ کو اس کی قبولیت کی نہایت اہم بالشان بشارت دی۔ وہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ الہام سکھلائی یہ تھی:-

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۲۳ تا ۲۲۴ حاشیہ در حاشیہ ۱ مطبوعہ ۱۸۸۲ء بحوالہ تذکرہ طبع سوم ص ۴۷)

ترجمہ:- اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دعا کی قبولیت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:-

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ۔ یَاْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ (ایضاً)

ترجمہ:- خبردار رہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھ کو پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی۔ اور وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (تذکرہ طبع سوم ص ۵۰)

یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اُس زمانہ میں سکھائی اور اس زمانہ میں اس کی قبولیت کی بشارت دی جبکہ آپ اَحَدٌ مِّنَ النَّاس تھے اور کوئی شخص بھی آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ کسی اور کو، اور نہ خود آپ کو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ دُور دُور سے لوگ آپ کے پاس کھنچے چلے آئیں گے۔ اور اس کثرت سے آئیں گے کہ ان کے چلنے سے راستے گہرے ہو ہو جائیں گے۔ بجز خدا کے اور کسی کو یہ قدرت حاصل نہ تھی کہ وہ آپ کی طرف ایسا رجوع خلائق کر کے دکھائے۔

اس بشارت کے بھی دس بارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے نہایت اہم بالشان طریق پر پورا ہونے کی ایک خاص بنیاد ڈالی اور اس کی بنیادی اینٹ اُس قادرِ مطلق نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی اور وہ اس طرح کہ اُس نے آپ سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا آغاز کرایا اور اس تعلق میں آپ پر منکشف فرمایا کہ دُور دُور سے لوگوں کے کھنچے چلے آنے سے مراد یہ ہے کہ دنیا بھر کے دُور و دراز علاقوں سے قوموں کی قومیں اپنے نمائندوں کی شکل میں جذبۂ بے اختیار کے ماتحت کھنچی چلی آئیں گی اور خدا تعالیٰ اُن کے دلوں میں ایسی تحریک کرے گا کہ وہ آئے بغیر نہ رہیں گی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے تعلق میں خدا تعالیٰ کی اس نئی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

یہ نئی بشارت آپ نے اُس وقت شائع فرمائی جبکہ اس سے ایک سال قبل آپ نے خدائی حکم کے ماتحت پہلی بار اپنے احباب کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بلایا تو صرف ۷۵ احباب حاضر ہوئے تھے اور خفیف سے خفیف آثار اس کے موجود نہ تھے کہ کبھی دنیا کی مختلف اقوام کے نمائندے اس میں آشامل ہوں گے اور یہ چھوٹا سا جلسہ ایک بین الاقوامی جماعت کے بین الاقوامی جلسہ کی صورت اختیار کر لے گا۔ لیکن وہ کیوں آشامل نہ ہوتے جبکہ یہ اُس قادر کا وعدہ تھا جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔

خدائی وعدوں کے عین مطابق یہ مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سال بہ سال وسعت اختیار کرتا چلا گیا اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ بیرونی ملکوں کی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندہ وفود اس میں شرکت کے لئے آنے لگے اور پھر سال بہ سال ان قوموں اور ان کے نمائندوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور یہ خدائی نشان ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا ہونے لگا اور امسال تو یہ نشان اس شان سے پورا ہوا کہ تمام سابقہ ریکارڈ غیر معمولی رنگ میں مات ہونے پر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو گئے۔ اس مرتبہ مشرق و مغرب کے ۱۲ ملکوں کے ۹۲ نمائندوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں امریکہ، ٹرینیڈاڈ، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، ماریشس، ایران، ملائشیا، انڈونیشیا اور جزائر فجی شامل ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ نمائندے انڈونیشیا کے تھے۔ وہاں کی جماعتہائے احمدیہ کے ۴۳ نمائندوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ دوسرے نمبر پر امریکہ کی جماعت رہی۔ اس کے ۲۳ نمائندے جلسہ میں شامل ہو کر اس کی غیر معمولی برکات سے مستفیض ہوئے۔ پھر یہ ۱۲ ملک تو وہ ہیں جہاں کی جماعتوں نے ان کے اصل باشندوں کو نمائندہ وفود کی شکل میں بھیجا ورنہ جلسہ سالانہ میں ۳۱ ملکوں کے احمدی احباب بہت بڑی تعداد میں شریک تھے اور وہ سب اپنے طور پر دُور و دراز کا سفر طے کر کے ربوہ آئے تھے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ دُور و دراز علاقوں سے لوگوں کے بکثرت آنے کی بشارت امسال پوری نہیں ہوئی؟ یہ بشارت امسال بھی پوری ہوئی اور بحمد اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پوری ہوئی اور شرکت کرنے والے قریباً ڈیڑھ لاکھ احباب کے لئے ازدیادِ ایمان و ایقان کا موجب بنی اور اس بشارت کے پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا ہونے پر ان کے دل فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھے۔ ان کے جسموں کا ذرہ ذرہ اور رُواں رُواں یہ گواہی دے رہا تھا کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

الغرض امسال بھی ہمارا مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ اس حقیقت کو پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ دنیا پر آشکار کرنے کا موجب ثابت ہوا کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ معمولی انسانی جلسوں کی طرح کا کوئی جلسہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ بین الاقوامی جماعت کے اُس بین الاقوامی جلسہ کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے، "اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے اُس نے قومیں تیار کی ہیں جو سال بہ سال اس میں شامل ہوتی چلی آرہی ہیں۔ وہ کیوں نہ سال بہ سال اس میں آشامل ہوں جبکہ "یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں"۔

محترم خواجہ عبید اللہ صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم خواجہ عبید اللہ صاحب امرتسری جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کے خسر تھے ۲۳ دسمبر کو ۸۸ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک، دعاگو، مخلص اور دین کیلئے غیرت رکھنے والے بزرگ تھے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اپنے عزیزوں کے پاس ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے وہاں دل کے عارضہ سے خدا کو پیارے ہو گئے۔ نعش لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ کی بے راہ روی اور اس کی اصلاح کا قرآنی طریق

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ

موجودہ زمانہ کی بے راہ روی دن بدن بہت سی الجھنیں پیدا کر رہی ہے۔ افراد یا اقوام ان کے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ اس میں نہ صرف ناکام ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات مزید لاینحل مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اخبارات ہر قوم کے ترجمان سمجھے جاتے ہیں انہیں دیکھ کر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس کا رجحان کس طرف ہے مگر [illegible] اس قسم کے مضامین شائع کئے جا رہے ہیں جو قوم کے اخلاق کو بگاڑنے والے ہیں۔ چوری۔ ڈاکہ زنی، زنا۔ دھوکہ بازی، وغیرہ کے واقعات بڑی بڑی سرخیوں کے نیچے شائع ہوتے ہیں۔ فحاشی اور عریانی کا موجیں مارتا ہوا سمندر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ عقلمند اور سنجیدہ لوگ اخبارات میں اس کے متعلق واویلا بھی کرتے رہتے ہیں اور اس کا علاج بھی تجویز کرتے ہیں۔ مگر عملاً جو علاج کیا جاتا ہے وہ بالکل بے کار ہوتا ہے کیونکہ ان علاجوں کے نتیجہ میں مرض اور بھی بڑھ جاتا ہے اور انسان "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کا مصداق ہو جاتا ہے۔

اس بے راہ روی کا حقیقی علاج وہی ہے جو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر قرآن کریم پر عمل کیا جائے تو ہماری ساری مصائب دور ہو سکتی ہیں۔ قرآن کریم ہی کی تعلیم تھی جس پر عمل کر کے سارے عرب کی کایا پلٹ گئی تھی اور اس کے رہنے والے چند سالوں میں ہی ساری دنیا کے لئے باران رحمت بن گئے تھے۔ دنیا آج بھی اس عظیم تغیر کو انہونا واقعہ یقین کرتی ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ ایسا ہوا اور ساری دنیا اس کی گواہ ہے۔ قرآن کریم نے اس بے راہ روی کا جو علاج تجویز کیا ہے وہ یہ ہے کہ احکام خداوندی پر عمل کیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کی شان بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو"
(کشتی نوح)

قرآن کریم کی سورۃ نور میں معاشرہ کی تمام قسم کی برائیوں کا علاج بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان سے نجات کا کیا طریق ہے۔ ذیل میں چند آیات قرآنیہ پیش کی جاتی ہیں۔ ان آیات میں بیان کردہ طریق کو اگر اختیار کیا جائے اور اس کی پابندی کی جائے تو ہم معاشرہ کو پاک اور صاف بنا سکتے ہیں۔ واقعہ افک کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝" (آیات ۱۵، ۱۶)

اگر اللہ کا فضل اور رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتے تو تم کو اس کام کی وجہ سے جس میں تم پڑ گئے تھے بہت عذاب پہنچتا۔ اس وجہ سے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی زبان سے اس جھوٹ کو سیکھنے لگ گئے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہنے لگ گئے جس کا تم کو علم نہیں تھا (خدا تم پر ناراض ہوا) اور تم اس بات کو معمولی سمجھتے تھے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک ایک بڑی تھی۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نے بطور نصیحت فرمایا:۔

"وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ" (آیات ۱۷، ۱۸)

اور کیوں نہ ہو کہ جب تم نے اس بات کو سنا تھا تو فوراً کہہ دیا کہ ہمارا کام نہیں کہ ہم اس بات کو آگے دہرائیں اے خدا تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے۔ اللہ تم کو اس قسم کی بات کے دوبارہ کرنے سے ہمیشہ کے لئے روکتا ہے اگر تم مومن ہو۔

آج کل کے دور میں کتنے ہیں جو اس اصول پر عمل پیرا ہیں۔ لوگ اس اصول کی خلاف ورزی کر کے مومن ہونے کے بھی دعویدار ہیں۔ وہ بدی کی باتوں کو نہ صرف سنتے ہیں بلکہ چسکے کے طور پر وہ انہیں آگے دوسرے لوگوں تک پہنچاتے ہیں ایسا گناہ کرنے والا اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس پر رجوع برحمت ہوگا۔ لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کا جو حشر ہوگا وہ خدا ہی جانتا ہے۔

بدی کی اشاعت عذاب الٰہی کا موجب بنتی ہے

جب بدیوں کو پھیلایا جاتا ہے اور ان کی عام اشاعت کی جاتی ہے تو ان کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے ہر کس و ناکس انہیں معمولی خیال کر کے ان کا مرتکب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اگر نیکی کو پھیلایا جائے اور اس کی اشاعت کی جائے تو اس سے لوگوں کی نیک اعمال بجا لانے میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔ بدی کی اشاعت سے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝" (النور۔ آیت ۲۰)

یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بدی پھیل جائے ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اس ہدایت کے برعکس مسلمان دنیا کا حال ابتر ہو چکا ہے۔ ان کے اخبارات اور رسالوں میں فحاشی اور عریانی کی عام اشاعت کی جاتی ہے۔ نیم عریاں تصاویر شائع کی جاتی ہیں۔ دنیا کے سینما ہال پبلک سے راتوں بھرے رہتے ہیں۔

گھروں میں داخل ہونے کیلئے اجازت لینا

کسی گھر میں داخل ہونے کے لئے اس کے رہنے والوں سے اجازت لینا ضروری ہے اگر کسی وقت گھر والے اندر آنے کی اجازت نہ دیں تو قرآن کریم کہتا ہے تو واپس چلے جاؤ اس میں تمہارے لئے بہتری ہے اور احادیث میں آیا ہے کہ اجازت تین بار طلب کی جائے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ:۔

"اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو۔ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اور اس فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے اور اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تب بھی ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں گھر والوں کی طرف سے اجازت نہ مل گئی ہو اور اگر (کوئی گھر میں ہی ہو اور) تم سے کہا جائے کہ اس وقت چلے جاؤ تو تم چلے آؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے"

احادیث میں آتا ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ ہمارے پاس آئے اور فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے حکم کی تعمیل میں آپ کے گھر پر گیا۔ میں نے تین بار السلام علیکم کہہ کر اندر جانے کے لئے اجازت طلب کی جب تینوں بار مجھے کوئی جواب نہ ملا تو واپس آ گیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر تم کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لئے تین بار اجازت طلب کرو اور پھر بھی اجازت نہ ملے تو تم واپس چلے آؤ۔ حضرت عمرؓ کی جواب طلبی پر جب میں نے یہ حدیث پیش کی تو آپ نے فرمایا۔ اپنی بات کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل پیش کرو۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں۔ میں حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ گیا تھا اور حضرت عمرؓ کے سامنے اسی حدیث کے متعلق گواہی دی (متفق علیہ)

قرآن کریم نے گھروں میں آنے جانے کے اوقات بھی بتائے ہیں اور ان اوقات کی نشاندہی کر دی ہے جن میں گھروں میں داخل ہونا فساد کا موجب بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اے مومنو! چاہیے کہ وہ لوگ جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں اور وہ لوگ جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے وہ تین وقتوں میں اجازت لے کر اندر آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے اور جب تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اتارتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے وقت ہیں۔ ان وقتوں کے بعد اندر آنے جانے پر نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر کوئی گناہ ہے۔ کیونکہ بعض تم میں سے بعض کے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورتاً اگر آتے جاتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بہت علم والا اور حکمت والا ہے اور جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو اسی طرح اجازت لیا کریں جس طرح ان سے پہلے (یعنی بڑے) لوگ اجازت لیا کرتے تھے اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کرتا ہے اور اللہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے"
(النور۔ آیت ۵۹، ۶۰)

قرآن کریم کے ان احکام پر عمل کرنا بہت سی بدیوں سے روکتا ہے اور گھریلو زندگی کو محفوظ اور پُرامن بنا دیتا ہے۔ زندگی سکون سے گزرتی ہے اور بدخواہوں کو غلط باتیں پھیلانے کا موقعہ نہیں ملتا۔

غضِّ بصر

اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں دونوں کو غضِّ بصر یعنی اپنی آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں انسان بہت سی خرابیوں اور برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"تو مومنوں سے کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے اچھی طرح خبردار ہے اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینوں پر سے گزار کر اور اس کو ڈھانک کر پہنا کریں اور اپنی زینتوں کو صرف اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں اور اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی ہم کفو عورتوں یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوتے ہیں ان کے سوا کسی پر ظاہر نہ کیا کریں یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہ ہوا ہو اور اپنے پاؤں زور سے زمین پر نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں اور اے مومنو سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ"
(آیات ۳۱، ۳۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ترکِ شر سے متعلق اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے ان آیات کا جو تفسیری ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے:۔

"یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور پر نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہیں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر رکھیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

اور دوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۷، ۲۸)

اس اصلاحی پہلو کو مدّنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ اسلامی پردہ کو اختیار کیا جائے اور پردہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی زبان میں غضِّ بصر کہتے ہیں اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے۔ اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائیگی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۰)

اسلام نے رہبانیت سے منع فرمایا ہے اور حکم فرمایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو عورت اور مرد کو رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا چاہیئے۔ یہ طریق انسان کو برائیوں اور بدیوں سے بچانے میں بہت مفید ہے۔ ہاں بعض لوگ کہتے ہیں کہ شادی کرنے کے لئے انہیں رشتہ نہیں ملتا۔ یا ان کے پاس اتنی مالی وسعت نہیں کہ وہ ایسا کر سکیں۔ جہاں تک مالی وسعت نہ ہونے کا سوال ہے۔ یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض دفعہ خود شادی مالی وسعت پیدا کرنے کا موجب ہو جاتی ہے احادیث میں وارد ہے کہ ایک تنگ دست آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں بہت تنگ دست ہوں۔"

آپ نے فرمایا۔ شادی کر لو۔ اس شخص نے اس ارشاد نبوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے شادی کر لی مگر تنگدستی کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو گئی۔ پھر دربار نبوی میں حاضر ہوا تو ارشاد ہوا۔ اور شادی کر لو۔ اس نے پھر اس ارشاد پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل نازل کر دیا اور اس کی ساری تنگدستی دور ہو گئی۔

بہرحال بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے لیکن قرآن کریم نے ایسے شخص کے متعلق جو شادی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مفصل ہدایات دی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر وہ بدیوں اور برائیوں سے مجتنب رہ سکتا ہے۔ قرآن کریم میں وارد ہے:۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ۔"

جن لوگوں کو نکاح کی توفیق نہیں وہ پاکیزگی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے

احادیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یا معشر الشباب علیکم بالباءۃ فانّہ غضّ للبصر و احصن للفرج فمن لہ یستطع منکم الباءۃ فعلیہ بالصوم فان الصوم لہ وھو" (ترمذی ابواب النکاح)

اے نوجوانو! تم ضرور نکاح کرو کیونکہ نظر نیچی رکھنے اور شرمگاہ کا بہت عمدہ ذریعہ ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی نکاح کی توفیق نہیں پاتا تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ سے شہوانی جذبات دب جائیں گے۔

قرآن کریم کے اس اصول پر عمل کرنے کے نتیجہ میں بھی انسان اکثر برائیوں اور بدیوں سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

بیوگان کا نکاح ضروری ہے۔

قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے:۔

"وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ"
(النور آیت ۳۳)

اور اپنے میں سے جو بیوائیں ہوں اور جو اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک ہوں ان کی شادیاں کر دیا کرو اگر وہ غریب ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی بنا دے گا اور اللہ بہت وسعت رکھنے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

ثلث لا تؤخرھا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا"
(ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

نماز کا جب وقت ہو جائے تو اسے بلا تاخیر پڑھ لینا چاہیئے۔ جنازہ موجود ہو تو فوراً نماز جنازہ پڑھ لینی چاہیئے اور اگر بیوہ کے لئے کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو اس میں بھی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

بیوگان کا نکاح بدخیالات کو روکنے اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے بہت ضروری ہے۔ جو لوگ اس حکم کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اس کی تعمیل نہیں کرتے وہ دنیا میں ہی اس کی سزا پا لیتے ہیں۔ اکثر بدنامی اور بری شہرت ان کے حصہ میں آتی ہے۔

مندرجہ بالا سارے اصول اسلامی معاشرہ کو ترقی دینے کے لئے عمیق خطوط کی رہنمائی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے قومیں ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکتی ہیں اور انسانی معاشرہ کی اصلاح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۹۵

میں محمد سائیں ولد غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ بیکار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد سائیں ولد غلام محمد صاحب مکان ۲۴/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالسمیع وصیت ۱۱۴۳۵ مکان ۲۲/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ برکات احمد ولد غلام احمد صاحب مکان ۲۴/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۳۳۹۶

میں حمیدہ راحت زوجہ محمد اقبال منہاس صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے
(۲) زیورات طلائی چھ تولہ مالیتی -/۳۱۵۰ روپے
(۳) سنگر مشین مالیتی -/۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ حمیدہ راحت مکان ۴۶/۲ ماڈل کالونی کراچی ۲۷۔

گواہ شد۔ محمد شفیع ہاشمی ولد محمد حکیم ہاشمی وصیت ۱۷۵۶۱

گواہ شد۔ محمد اقبال منہاس (خاوند موصیہ) مکان ۴۶/۲ ماڈل کالونی کراچی ۲۷۔

مسل نمبر ۲۳۳۹۷

میں زینب اسلام زوجہ مبارک احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر -/۳۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ زینب اسلام مکان ۲۴/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالسمیع صدر موصیان دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ مہر علی دین قلعی گر دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۹۸

میں ملک احمد حسین مظفر ولد ملک محمد حسین صاحب قوم اعوان پیشہ طالبعلم عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد۔ احمد حسین مظفر ۴۵/۱۹ آشیانہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد شفیع صدر موصیان وصیت ۲۳۸۳۔

گواہ شد۔ محمد سعید محاسبہ انسپکٹر وصایا۔ وصیت ۱۹۹۵۶

مسل نمبر ۲۳۳۹۹

میں فرحت سیف زوجہ سیف اللہ بھٹی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کلسیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیورات طلائی ۲۸ تولے ۴ ماشہ مالیتی -/۲۰۱۱۶ روپے۔
(۲) نقد -/۵۰۰۰ روپیہ۔
(۳) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ فرحت سیف کلسیاں P.O خاص ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ عبدالمنان طاہر مربی سلسلہ اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ تصور احمد مربی سلسلہ وصیت ۲۱۳۳۵۔

مسل نمبر ۲۳۴۰۰

میں عبدالغنی سیکھوانی ولد چوہدری محمد رمضان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال۔ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) نصف حصہ مکان P.145/C بٹالہ کالونی مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے
(۲) ایک کنال زرعی اراضی موضع گھسیٹ پورہ چک 69/R-B قیمت -/۱۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالغنی سیکھوانی P.145/C بٹالہ کالونی فیصل آباد۔

گواہ شد۔ مرزا اسلم حیات بیگ وصیت ۱۱۸۶۹ ناظم تشخیص جائیداد موصیاں۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ولد چوہدری محمد شریف دارالبرکات ربوہ۔

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمد سمیع طاہر "طاہر شہزاد" ایم۔ اے۔ بی ایڈ کی شادی بفضلہ تعالیٰ ۸ دسمبر ۱۹۷۶ء کو بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ کھاریاں سے بارات بذریعہ بس صبح نو بجے لاہور کے لئے روانہ ہوئی۔ بس میں احباب جماعت، اعزہ اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ امیر صاحب مقامی نے دعا کے بعد بارات کو رخصت کیا۔ لاہور سے محترم صدر حلقہ لاہور چھاؤنی نے رخصتی کی دعا کرائی اور بارات دلہن کو لیکر اسی روز واپس کھاریاں آگئی۔ فالحمد للہ۔

کھاریاں میں ۹ دسمبر ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک دعوت ولیمہ دی گئی جس میں احباب جماعت اور معززین شہر نے شرکت کی۔

عزیزم محمد سمیع طاہر کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء کو عزیزہ ثریا رحمٰن بنت مکرم کیپٹن چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف دھوریہ حال لاہور چھاؤنی سے پڑھا تھا۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس شادی کو سلسلہ کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے، آمین۔ (محمد شفیع سلیم کھاریاں ضلع گجرات)

ولادت

عزیزم منیر الحق صاحب ایم۔ اے راولپنڈی کو مؤرخہ ۱۲/۱۲/۷۶ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام مریم تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ خاکسار کی پہلی پوتی اور مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب اسلامیہ پارک لاہور کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ نومولودہ صحتمند، لمبی عمر پانیوالی اور خادمہ دین ہو (آمین)۔ (ابوالمنیر نورالحق۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے کوائف (بقیہ صفحہ اول)

تمام مساجد میں بھی روزانہ نمازِ فجر کے بعد درس ہوتے رہے اور احباب بکثرت ان میں شامل ہوتے رہے۔

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

جلسہ سالانہ کی ایک اہم غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مقرر فرمائی تھی کہ

"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

حسبِ سابق امسال بھی جلسہ کے مبارک ایّام میں خدا کے فضل سے یہ غرض پوری ہوئی چنانچہ جلسہ کے آخری روز یعنی ۲۸ر دسمبر کو پہلے اور دوسرے اجلاس کے وقفہ میں ان تمام موصی احباب اور خواتین کے نام پڑھ کر سنائے گئے جو گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد اس وقت تک وفات پاکر محبوبِ حقیقی سے جا ملے ہیں۔ ان وفات پانے والے بزرگوں کی کُل تعداد ۱۹۵ تھی۔ جب یہ نام پڑھے گئے تو جملہ سامعین زیرِ لب ان کے لئے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کرتے رہے۔

شبینہ اجلاس

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ کے موقع پر ۲۶ر دسمبر کی شب کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام مسجد اقصیٰ میں ایک شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ کراچی نے کی بعدہٗ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں پہلے محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل (دیالگڑھی) نے غلبۂ اسلام سے متعلق پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ و سپریم کورٹ آف پاکستان نے مقامِ حدیث کے موضوع پر لیکچر دیا۔ آخر میں یتامیٰ و بیوگان کے بارہ میں اسلامی تعلیم کے زیرِ عنوان جامعہ احمدیہ ربوہ کے ایک طالب علم مکرم عبد الحمید خان صاحب متعلم درجہ خامسہ نے تقریر کی۔

یہ اجلاس اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

عالمگیر زبانوں کے اجلاس کا انعقاد

حسبِ سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک ایّام میں جامع مسجد اقصیٰ میں عالمگیر زبانوں کا ایک ایمان افروز اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف ممالک و اقوام سے تعلق رکھنے والے بیس[۲۰] اصحاب نے اپنی اپنی زبانوں میں مختصراً تقاریر کیں اور اپنے اسلام اور احمدیت کو قبول کرنے کے دلچسپ حالات بیان کئے۔

یہ اجلاس ۲۷ر دسمبر کو ساڑھے آٹھ بجے شب مسجد اقصیٰ میں شعبہ تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا اور گیارہ بجے شب تک جاری رہا۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اور ان کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ مغربی جرمنی نے سرانجام دئیے۔ ہر مقرر کی تقریر کا بعد ازاں اُردو میں خلاصہ بیان کر دیا جاتا تھا۔ یہ اجلاس بھی بہت ازدیادِ ایمان کا موجب بنا۔ (باقی)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہیں کہ مہمان زیادہ آتے ہیں یا مکانات زیادہ بنتے ہیں بہرحال جیت مہمانوں کی ہی ہوتی ہے اور ہم اسی پر خوش ہیں۔ یہ ایک نہ سمجھ آنے والا معجزہ ہے کہ مہمانوں کی اتنی بڑی تعداد ربوہ میں کیسے سماتی ہے۔ کاغذی اندازوں سے تو یہ سوال حل نہیں ہوتا لیکن یہ امرِ واقع ہے کہ بہرحال اتنی بڑی مخلوق ربوہ میں سما جاتی ہے اور بڑی بشاشت کے ساتھ سما جاتی ہے۔

حضور نے جلسہ گاہوں کو وسیع کرنے کی ضرورت کا ذکر بھی فرمایا اور اس ضمن میں بالخصوص زنانہ جلسہ گاہ کی تنگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دفعہ زنانہ جلسہ گاہ میں تِل دھرنے کو بھی جگہ نہ تھی اور ہزارہا خواتین کو جلسہ گاہ سے باہر بیٹھنا پڑا۔ ہمیں بہرحال فراست، تدبیر اور عقل کے ساتھ جلد سے جلد اس مشکل کا حل نکالنا چاہیئے۔ حضور نے لنگرخانوں کی کمی اور چوتھے لنگرخانہ میں سوئی گیس مہیا نہ ہوسکنے کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ جن لوگوں کی کوشش سے ہمیں سوئی گیس نہ مل سکی ہم ان کے بھی ممنون ہیں کہ ان کے رویہ کی وجہ سے ہمیں زیادہ دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ احباب دعا کریں کہ یہ روک جلد دُور ہو جائے۔

حضور نے اس شکایت کا بھی ذکر فرمایا کہ بعض رضاکارانہ خدمت کرنے والے غیر حاضر ہو کر اپنے ذاتی کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کام تو پھر بھی ہو جاتا ہے لیکن وہ بہرحال ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں جس سے ہمیں افسوس ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی بڑا کامیاب رہا کہ اس میں غیر از جماعت احباب بھی کراچی سے لے کر پشاور تک سے بڑی کثرت کے ساتھ آئے۔ بلاشبہ یہ ان کا حق ہے کہ وہ یہاں آکر دیکھیں اور ہمیں سُنیں اور معلوم کریں کہ ہمارے عقائد کیا ہیں اور پھر کوئی فیصلہ کریں اور اپنی تحقیق کی بنیاد محض شنید پر نہ رکھیں بلکہ اس میں اپنی دید اور مشاہدہ کو بھی شامل کریں۔

آخر میں حضور نے پھر نصیحت فرمائی کہ ہمیں کثرت سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنی چاہیئے اور اس ہستی پر توکّل کرنا چاہیئے جو نہ صرف خود زندہ ہے بلکہ زندگی بخش بھی ہے اور ہماری ہر ضرورت کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں حمد اور تسبیح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

انیس[۱۹] سالہ سندات دورِ ثانی دفتر اوّل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے تحریکِ جدید کے دوسرے انیس[۱۹] سالہ دور ۱۹۵۴ء تا ۱۹۷۳ء کے لئے حضور کی دستخط فرمودہ سندات جاری کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کے لئے طریق یہ تجویز کیا گیا ہے کہ دفتر اوّل کے مجاہدین بغرض تصدیق پہلے ایک فارم کی خانہ پُری کریں گے اس کے بعد انشاء اللہ العزیز انہیں سندات مذکورہ جاری کر دی جائیں گی۔ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے مجاہدینِ دفتر اوّل کے اسماء مع مکمل پتہ جات سے مطلع فرمائیں اور مطلوبہ فارم کی تکمیل کروا کر ہمیں سندات مہیّا کرنے کے لائق بنائیں۔ اس سلسلہ میں کسی امر کی وضاحت درکار ہو تو دفتر ہذا سے رجوع فرمایا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

FOR SALE AND EXPORT OF
QUALITY CARPETS
CONTRACT
HAMID & CO.
26, NICHOLSON ROAD,
LAHORE.
PHONE 311429

فضلِ ربّانی یا رحمتِ آسمانی
اہلِ پاکستان کی گذشتہ تیس[۳۰] سالہ مصائب کا خاتمہ۔
اہلِ پاکستان کے لئے ایک خوشخبری پیغامِ دولت۔
مہنگائی بیروزگاری مفلسی جہالت امراض کا خاتمہ
اہلِ پاکستان کی زرعی تجارتی اقتصادی مشکلات کا حل
۲۱۔ ارب قرضہ کی ادائیگی۔ سیلاب کا مکمل خاتمہ
کسان زمیندار طبقہ کی جملہ مشکلات کا حل
مصنّفہ حکیم عطاء اللہ زرّیں رقم کراچی
۲۰۰ صفحات قیمت چار روپے
کرِ نہ کریں مصنّفہ حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم
ملنے کا پتہ: افضل برادرز گول بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴